السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین، مفتیان شرح متین اس مسئلے کے بارے میں کہ محمد صفدر ولد بشیر نے 14 اپریل 1981ء کو اپنی بیوی کو بیک وقت تین دفعہ طلاق طلاق طلاق لکھ کر بھیج دیا ہے۔ اس کے بعد وہ آج سے دوبارہ رجوع کرنے کا خواہش مند ہے۔ جبکہ طلاق کو عرصہ ایک ماہ 16 دن گزر چکے ہیں؟ اب اس کے بارے میں قرآن وحدیث کی روشنی میں فتویٰ دے کے مشکور فرمائیں۔ (سائل قمر الدین 46 نکلسن روڈ، منوہر سٹریٹ لاہور

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بشرط صحت سوال واضح ہو کہ یکجائی تین طلاقیں ایک رجعی طلاق ہوتی ہے۔ اگرچہ اس مسئلے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ تاہم قرآن وحدیث کی نصوص صریحہ مرفوعہ متصلہ کے پیش نظر یہی صحیح ہے کہ مجلس واحد کی اکٹھی تین طلاقیں شفاہی ہوں یا تحریری شرعا ایک رجعی طلاق ہوتی ہے، چنانچہ قرآن مجید میں ہے:

الطَّلاقُ مَرَّتانِ ۖ فَإِمساكٌ بِمَعروفٍ أَو تَسريحٌ بِإِحسانٍ... ٢٢٩... البقرة

یعنی طلاق (جس کے بعد خاوند رجوع کرسکتا ہے) دوبار ہے پھر دو طلاقوں کے بعد یا تو دستور کے موافق اپنی بیوی اپنے ہاں آباد رکھے یا اچھی طرح سے رخصت کردے۔

یعنی طلاق مرة بعد مرة دینی چاہیے اور صحیح مسلم میں ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: "كَانَ الطَّلَاقُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبِي بَكْرٍ، وَسَنَتَيْنِ مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ بنِ الخَطَّابِ، طَلَاقُ الثَّلَاثِ: وَاحِدَةً (صحیح مسلم ج1 ص 477۔ ومسند احمد بن حنبل مع تعلیقات احمد شاکر المصری ج4 ص 314۔ ونیل الاوطار ج6 ص 258.)

یعنی حضرت عبداللہ بن عباس کا بیان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق کے عہد سے لے کر

عن ابن عباس، قال: طلق رکانة بن عبد یزید-إمرأته ثلاثاً فی مجلس واحد، فحزن حزناً شدیداً، قال: فسأله رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: "کیف طلقتها؟" قال: طلقتها ثلاثاً، فقال: "فی مجلس واحد؟" قال: نعم، قال: "فإنما تلک واحدة، فارجعها إن شئت"، قال: فراجعها، قال احمد شاکر المصری اسنادہ صحیح ورواہ الضیاء فی المختار کما نقلہ ابن القیم فی اغاثة اللھفان ورواہ ابو یعلی کما ذکرہ الشوکانی ص 261 وص 262 ج6 ورواہ البیھقی کما فی الدر المنثور وھذا الحدیث عندی اصل جلیل من اصول التشریع (مسند احمد بن حنبل مع تعلیقات احمد شاکر ج4 ص 123

یعنی حضرت رکانہ ایک ہی مجلس میں اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے بیٹھے۔ بعد ازاں اس پر بہت غمگین ہوئے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تو ایک طلاق ہوئی ہے تم چاہو تو رجوع کرسکتے ہو۔ تو حضرت رکانہ نے اپنی بیوی سے رجوع کرلیا۔

شیخ الاسلام حافظ ابن حجر اس حدیث کی تفسیر میں یوں رقمطراز ہیں:

(وھذا الحدیث نص فی المسئلة لایقبل التاویل الذی فی غیرہ من روایات الاتی ذکرھا. (فتح الباری شرح صحیح بخاری: ج9 ص 316 طبع بیروت

کہ یہ حدیث صحیح اس مسئلہ میں نص صریح ہے اور اس میں کسی تاویل کی گنجائش ہرگز نہیں۔

امام شوکانی لکھتے ہیں:

(وھذا لحدیث نص فی محل النزاع..(نیل الاوطار: ص 216.)

یعنی یہ صحیح حدیث اس مسئلہ میں قول فصیل کی حثیت رکھتی ہے۔ بہر حال حضرت ابو موسیٰ، حضرت علی حضرت عبد اللہ بن عباس ایک روایت کے مطابق حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت عبد الرحمٰن بن عوف، حضرت زبیر طاؤس، عطا جابر بن زید، ہادی، قاسم، باقر، امام ابن تیمیہ، امام ابن قیم اور دوسرے محقیقن کا یہی مذہب ہے کہ مجلس واحد کی اکھٹی تین طلاقیں ایک ہی رجعی طلاق واقع ہوتی ہے۔ (نیل الاوطار: ص 260 ج5 .)

(انتصر لھذا المذھب ابن تیمة الحنبلی فی تصانیفه وتلمیذہ (ابن القیم) فی کتابہ زاد المعاد واغاثة اللھفان، عمدة الرعایة (حاشیہ، شرح وقایہ کتاب الطلاق ربع ثانی

میں کہتا ہوں کہ امام ابو حنیفہ کے مذہب میں بھی ایک قول یہی ہے کہ مجلس واحد کی تین طلاقیں ایک رجعی طلاق واقع ہوتی ہے۔ چنانچہ امام شمس الحق العظیم آبادی لکھتے ہیں۔

(وحکاہ عن محمد بن مقاتل الرازی من اصحاب ابی حنیفہ وھواحد القولین فی مذھب ابی حنیفہ۔ (التعلیق المغنی علی سنن الدار قطنی: ج4ص78طبع ملتان امام ابوحنیفہ

کے اصحاب میں سے محمد بن مقابل رازی کا یہی مذہب ہے اور ابوحنیفہ کے مذہب ہے۔ بہر حال مجلس واحد کی تین طلاقیں ایک رجعی طلاق واقع ہوتی ہے۔ اور رجعی طلاق میں عدت کے اندر رجوع جائز ہوتا ہے۔

وَبُعُولَتُهُنَّ أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِي ذَٰلِكَ إِنْ أَرَادُوا إِصْلَاحًا...۲۲۸... البقرة

وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ سَرِّحُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ وَلَا تُمْسِكُوهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوا...۲۳۱... البقرة

اور اگر عدت گزر جائے، یعنی طلاق کے بعد تیسرا حیض ختم ہوجائے تو عدت ختم ہو چکی اور نکاح ٹوٹ چکا ہے۔ ہاں ایسی صورت میں بلا کسی حلالہ وغیرہ نکاح ثانی شرعا جائز ہوتا ہے۔

چنانچہ فرماتا ہے:

وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَن يَنكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ إِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُم بِالْمَعْرُوفِ ۲۳۲... البقرة

یعنی جب تم عورتوں کو طلاق دو پھر ان کی عدت (تین حیض یا تین ماہ وضع حمل) گزر جائے تو ان کو (سابقہ) خاوند کے ساتھ نکاح کر لینے سے مت روکو۔ اگر دستور کے موافق رضامندی ہو جائے۔

حضرت معقل بن یسار کہتے ہیں کہ یہ آیت ہمارے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ واقعہ یوں ہوا کہ میری بہن کو اس کے خاوند ابوالبداح نے ایک طلاق دے دی اور رجوع نہ کیا حتی گزر گئی۔ پھر دونوں نے باہمی رضامندی سے دوبارہ نکاح کرنا چاہا۔ جب وہ میرے پاس پیغام لے کر آیا تو میں نے اسے سخت گرم ست کہا اور قسم کھائی کہ اب تم دونوں کا نکاح نہ ہونے دوں گا۔ اسی پر نے یہ آیت نازل فرمائی، لہذا میں نے نکاح کی اجازت دے دی اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کیا۔ (صحیح بخاری: ص649ج2 تفسیر سورۃ البقرۃ.)

فیصلہ:

بشرط صحت سوال صورت مسؤلہ میں دلائل مذکورہ بالا کے پیش نظر ایک رجعی طلاق واقع ہوئی ہے اور طلاق چونکہ 4 اپریل 1981ء کو دی گئی جیسا کہ سوال کی عبارت سے ظاہر ہے اور آج 27 مئی ہے کہ آج طلاق کو ایک ماہ چوبیس دن ہو چکے ہیں۔ لہذا اگر ابھی تک تیسرا حیض ختم نہیں ہوا تو سابقہ نکاح بحال قائم رہا اور اس صورت میں بلا نکاح ثانی شرعا رجوع جائز ہے۔ اور اگر تیسرا حیض ختم ہو چکا ہے تو دوبارہ نکاح پڑھ لیں۔ حلالہ جیسی قبیح حرکت کی ضرورت نہیں۔ اور نکاح ان شاء اللہ شرعی اور صحیح ہوگا۔ مفتی کسی قانونی سقم کا ذمہ دار نہیں ہوگا۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص808

محدث فتویٰ